(S_1996_8_941_946)

سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

ڈپو مینجر، آندھرا پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن

بنام

محمد یوسف میاں وغیرہ

20 نومبر 1996

[کے۔راماسوامی، جی۔ٹی۔ناناوتی اور کے۔وینکٹا سوامی، جسٹسز]

ملازمت قانون:

آندھرا پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن

ملازمین (طرز عمل) ضابطے 1963:

ضابطہ 28 (9) - تادیبی کارروائی - ڈرائیور - حادثہ اور متاثرہ کی موت - بدسلوکی کے لئے محکمانہ کارروائی شروع کی گئی - اس کے علاوہ آئی پی سی کی دفعہ 304 (حصہ II) اور 338 کے تحت جرائم کے لئے فوجداری کارروائی شروع کی گئی - مجرم کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن میں عدالت عالیہ کی طرف سے روک دی گئی محکمانہ کارروائی - عدالت عالیہ نے کارروائی پر روک لگانے میں صحیح نہیں تھا - جب تک الزام نہ لگے تب تک محکمانہ انکوائری اور فوجداری مقدمے کی سماعت کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔فوجداری مقدمے کی نوعیت سنگین نوعیت کی ہے جس میں حقائق اور قانون کے پیچیدہ سوالات شامل ہیں - فوری معاملے میں، الزام حادثے اور اس کی روک تھام کا اندازہ لگانے میں ناکامی ہے۔ اس کا آئی پی سی کی دفعہ 304 حصہ 2 اور دفعہ 338 کے تحت جرم کے جرم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

ریاست راجستھان بنام بی۔کے۔میںنااور دیگران (1996) 7 اسکیل 363 پر منحصر تھے۔

کشیشور دبی بنام میسرز بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ اور دیگران (1988) 4 ایس سی سی 319 اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا بنام جارج ورگیس اور دیگر (1991) ضمنی 2 ایس سی سی 143 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15419 آف 1996 وغیرہ۔

1996 کے ڈبلیو۔اے۔نمبر 612 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 18.6.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل الطاف احمد، بی۔پارتھا سارتھی۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایل۔این۔راؤ، آر۔سنتھانا کرشنن، پی۔پی۔سنگھ اور ایس۔یو۔کے۔ساگر شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درج سنایا گیا:

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے ماہرین وکلاء کی بات سنی ہے۔

ایس ایل پی (سی) نمبر 16342/96 سے پیدا ہونے والی اپیل کے حقائق ان معاملوں میں اٹھائے گئے عام تنازعہ کو نمٹانے کے لئے کافی ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش عدالت عالیہ کی ڈویژن بیٹھک کے فیصلے سے پیدا ہوئی ہے، جو 18 جون، 1996 کو ڈبلیو پی نمبر 612 آف 1996 میں دیا گیا تھا۔ درخواست گزاروں نے مدعا علیہ کے خلاف اس الزام پر تادیبی کارروائی شروع کی تھی کہ 15 ستمبر 1995 کو حیدر آباد شہر میں گاندھی ہاسپٹل کے قریب کارپوریشن کی ڈبل ڈیکر گاڑی چلاتے ہوئے اس نے کوئی توقع نہ ہونے کی وجہ سے ایک حادثہ پیش کیا تھا جس میں ایک سائیکل سوار کی موت ہوگئی تھی۔ نتیجتاً بدانتظامی پر کارروائی شروع کی گئی اور ایمپلائز کنڈکٹ رولز 1963 کے ریگولیشن 28(9) کے تحت بدسلوکی کی تحقیقات کا حکم دیا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ پولیس نے دفعہ 304، حصہ دوم، آئی پی سی اور کچھ معاملوں میں آئی پی سی کی دفعہ 338 کے تحت قابل سزا جرم کے لئے استغاثہ شروع کیا ہے اور ان پر مقدمہ زیر التوا ہے۔ لہٰذا مدعا علیہان نے محکمانہ کارروائی روکنے کے لیے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ فاضل واحد جج نے کارروائی روک دی۔ اپیل پر ڈویژن بنچ نے اس کی تصدیق کی۔ لہٰذا یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل ایڈیشنل سالیسٹر جنرل جناب الطاف احمد نے دلیل دی کہ عدالت عالیہ نے محکمانہ جانچ کو اس بنیاد پر روکنے کی ہدایت دینا صحیح نہیں تھا کہ اس سے مقدمے میں مدعا علیہان کو تعصب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ فوجداری معاملے میں سوال یہ ہے کہ مدعا علیہ کی تیز رفتاری اور لاپرواہی سے گاڑی چلانے کا جرم کیا ہے۔ محکمانہ جانچ میں، بدسلوکی کا تعلق حادثے کا اندازہ لگانے میں ناکامی اور اس کے طرز عمل سے اس کی روک تھام سے ہے۔ لہٰذا محکمانہ تحقیقات کرنے میں کوئی تعصب نہیں برتا جائے گا۔ لہٰذا عدالت عالیہ نے کارروائی پر روک لگانا درست نہیں تھا۔

اس کی حمایت میں فاضل وکیل نے ریاست راجستھان بمقابلہ بی کے مینا اور دیگر ان (1996) 7 اسکیل 363 میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کیا ہے، دوسری طرف مدعا علیہ کے وکیل جناب ایل۔ این۔ راؤ نے دلیل دی ہے کہ اس فیصلے میں تناسب ہی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ صرف سنگین معاملوں میں ہی جانچ کو جلد از جلد مکمل کرنے کی اجازت دی جانی چاہئے۔ بصورت دیگر انتظامیہ خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس صورت میں، ایسی سنگین نوعیت پیدا نہیں ہوتی ہے۔ فوجداری مقدمہ اور تادیبی انکوائری دونوں میں حقائق کارروائی یا مواد کے انکشاف کی ایک ہی وجہ ہیں جس سے فوجداری معاملوں میں مدعا علیہان کے دفاع کو شدید نقصان پہنچے گا۔ لہٰذا عدالت عالیہ نے کارروائی پر روک لگانے کا فیصلہ کیا۔ اس کی حمایت میں انہوں نے

کشیشور دیبی بنام میسر بھارت کوکنگ کول لمیٹڈ اینڈ دیگر (1988) 4 ایس سی سی 319

میسرز جارج ورگیس اینڈ ایک اور (1991) ضمنی 2 ایس سی سی 143 کی آیتوں میں اس عدالت کے فیصلے پر بہت زیادہ بھروسہ کیا جس میں شامل ہیں۔ انہوں نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کی آیتوں میں اس عدالت کے فیصلے پر بھی بھروسہ کیا۔ اس میں سوال یہ تھا کہ؛ کیا فوجداری معاملے میں مجرم افسر کو بری کیے جانے کے بعد عدالت عالیہ جانچ کی کارروائی کو منسوخ کرنے میں حق بجانب ہوگا؟ عدالت عالیہ نے اس معاملے میں کہا تھا کہ بری ہونے کے بعد جانچ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس نقطہ نظر میں مداخلت کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ آجر تادیبی کارروائی شروع کرنے کا حق دار ہے، بری ہونے کے بعد، اس عدالت نے ایک تبصرہ کیا کہ آجر نے فوجداری مقدمے کے اختتام تک منصفانہ طور پر اپنے ہاتھ روک رکھے تھے تاکہ یہ دلیل نہ دی جائے کہ آجر عدالتی کارروائی تک پہنچنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ مشاہدہ، جواب دہندگان کی مدد کرنے کے بجائے، یہ ظاہر کرنے کے لئے جائے گا کہ آجر کے لئے حقائق کی صورتحال کی بنیاد پر مناسب تادیبی کارروائی کرنے کے لئے کھلا ہوگا۔ اس پر عمل کیا جاسکتا ہے یا نہیں، یہ انضباطی اتھارٹی پر چھوڑ دیا جائے گا اور ہر معاملے میں حاصل ہونے والے حقائق اور حالات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

حریفوں کے اعتراضات اس سوال کو جنم دیتے ہیں کہ کیا محکمانہ تحقیقات تک فوجداری کارروائی پر روک لگانا صحیح ہوگا؟ مینا کے معاملے میں اس عدالت نے کشیشور دوبے کے معاملے سمیت پورے کیس کے قانون پر تفصیلی غور کیا تھا اور ان پر ایک بار پھر غور کرنے کی ضرورت کو دور کر دیا تھا۔ بنچ، جس کے ہم میں سے ایک، جسٹس کے وینکٹا وامی، رکن تھے، نے اس نتیجے پر پہنچے تھے:

> مذکورہ بالا فیصلوں سے یہ واضح ہو جائے گا کہ ان میں سے ہر ایک کی شروعات اس ناقابل تردید تجویز سے ہوتی ہے کہ دونوں کارروائیوں کو ایک ساتھ کرنے کے لئے کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے اور پھر یہ کہتے ہیں کہ بعض حالات میں، جب ایک ہی الزام میں ایک فوجداری مقدمہ زیر التوا ہو تو انضباطی جانچ کے ساتھ آگے بڑھنا 'مشورہ' یا 'مناسب' نہیں ہوسکتا ہے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ تادیبی کارروائی پر روک لگانا ایک ایسا معاملہ ہے جس کا تعین کسی مخصوص کیس کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہئے اور اس سلسلے میں کوئی سخت اور تیز قواعد وضع نہیں کیے جاسکتے ہیں۔ انضباطی کارروائیوں پر روک لگانے کے لئے ایک جائز بنیاد کے

طور پر مذکورہ بالا اختلافات میں تجویز کردہ واحد بنیاد یہ ہے کہ" فوجداری معاملے میں ملازم کے دفاع کو تعصب کا شکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔تاہم، اس بنیاد کو مزید یہ فراہم کرتے ہوئے ہیج کیا گیا ہے کہ یہ سنگین نوعیت کے معاملات میں کیا جاسکتا ہے جس میں حقائق اور قانون کے سوالات شامل ہیں. ہماری قابل احترام رائے میں، اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف الزامات سنگین ہونے چاہئیں بلکہ اس معاملے میں قانون اور حقائق کے پیچیدہ سوالات شامل ہونے چاہئیں۔ مزید برآں،''مشورہ''، ''خواہش'' یا''مناسبت''، جیسا بھی معاملہ ہو، ہر معاملے میں کیس کے تمام حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کیا جانا چاہیے۔ڈی سی ایم اور ٹاٹا آئل ملز میں جس بنیاد کی نشاندہی کی گئی ہے وہ بھی غیر متغیر اصول نہیں ہے۔ یہ صرف ایک عنصر ہے جو تادیبی کارروائی کو روکنے کی صلاح یا خواہش کا فیصلہ کرتے وقت پیمانے پر جائے گا۔ایک دلیل یہ ہے کہ تادیبی جانچ میں غیر ضروری طور پر تاخیر نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی کی جانی چاہئے۔ جہاں تک فوجداری مقدمات کا تعلق ہے، یہ سب جانتے ہیں کہ وہ لامحدود طور پر چلتے رہتے ہیں جہاں اعلیٰ افسران یا اعلیٰ سرکاری افسران کو رکھنے والے افراد ملوث ہوتے ہیں۔وہ کسی نہ کسی زمین پر پھنس جاتے ہیں۔وہ شاید ہی کسی فوری نتیجے پر پہنچتے ہیں۔اس عدالت اور عدالت عالیہ کی طرف سے بار بار مشورے اور نصیحتوں کے باوجود یہ حقیقت ہے۔ اگر کسی فوجداری معاملے میں غیر ضروری تاخیر ہوتی ہے تو یہ خود انضباطی جانچ کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے ایک اچھی بنیاد ہوسکتی ہے، یہاں تک کہ جہاں پہلے مرحلے میں انضباطی کارروائی کی جاتی ہے۔انتظامیہ کے مفادات اور اچھی حکومت کا مطالبہ ہے کہ یہ کارروائیاں جلد از جلد مکمل کی جائیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کارروائی تیزی سے مکمل ہوتی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ناپسندیدہ عناصر کو باہر نکال دیا جاتا ہے اور بدسلوکی کے کسی بھی الزام کی فوری تحقیقات کی جاتی ہیں۔انضباطی کارروائی کا مقصد اصل میں مجرموں کو سزا دینا نہیں ہے بلکہ برے عناصر سے چھٹکارا حاصل کرکے انتظامی مشینری کو غیر مستحکم رکھنا ہے۔مجرم افسر کی دلچسپی بھی تادیبی کارروائی کے فوری اختتام میں مضمر ہے۔ اگر وہ الزامات کا مرتکب نہیں ہے تو اس کی عزت کو جلد از جلد درست قرار دیا جانا چاہئے اور اگر وہ قصوروار ہے تو اس کے ساتھ قانون کے مطابق فوری طور پر نمٹا جانا چاہئے۔ یہ بھی انتظامیہ کے مفاد میں نہیں ہے کہ سنگین بدسلوکی کے ملزم افراد کو غیر معینہ مدت تک، یعنی فوجداری کارروائی کے نتائج کا انتظار کرتے ہوئے طویل عرصے تک عہدے پر برقرار رکھا جائے۔ یہ انتظامیہ کے

مفاد میں نہیں ہے۔ یہ صرف مجرموں اور بے ایمانوں کے مفاد کی خدمت کرتا ہے۔ اگرچہ تادیبی کارروائیوں پر روک کے حق میں اور اس کے خلاف مختلف عوامل کو شمار کرنا ممکن نہیں ہے، لیکن ہم نے اس حقیقت کے پیش نظر کچھ اہم نکات پر زور دینا ضروری سمجھا کہ اکثر انضباطی کارروائیوں کو طویل عرصے تک روک دیا جاتا ہے۔ انضباطی کارروائیوں پر روک لگانا یقینی طور پر ایک معاملہ نہیں ہوسکتا ہے اور نہ ہی ہونا چاہئے۔ اس کے حق میں اور مخالفت میں تمام متعلقہ عوامل کا جائزہ لیا جانا چاہئے اور مذکورہ بالا فیصلوں میں طے کردہ مختلف اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جانا چاہئے۔

ایک اور وجہ بھی ہے. فوجداری کارروائی اور تادیبی کارروائی میں نقطہ نظر اور مقصد بالکل مختلف اور مختلف ہے۔ تادیبی کارروائی میں سوال یہ ہے کہ کیا مدعاعلیہ ایسے طرز عمل کا قصوروار ہے جس کی وجہ سے اسے ملازمت سے ہٹایا جاسکتا ہے یا سزا دی جاسکتی ہے، جبکہ فوجداری کارروائیوں میں سوال یہ ہے کہ کیا اس کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ (اور تعزیرات ہند) کے تحت درج جرائم ہیں۔ اگر کوئی ہے) قائم کیا گیا ہے اور اگر قائم کیا گیا ہے تو، اس پر کیا سزا دی جانی چاہئے. ثبوت کا معیار، تفتیش کا طریقہ اور دونوں معاملوں میں انکوائری اور ٹرائل کے قواعد مکمل طور پر الگ الگ اور مختلف ہیں۔ فوجداری کارروائی کے التوا میں تادیبی کارروائی کو روکنا یقینی طور پر ایک سوچی سمجھی بات نہیں ہونی چاہئے، اگر ایک مرحلے پر روک بھی دی جاتی ہے تو فوجداری کیس میں غیر ضروری تاخیر کی صورت میں فیصلے پر نظر ثانی کی ضرورت پڑسکتی ہے۔

ہم مندرجہ بالا نقطہ نظر سے احترام کے ساتھ متفق ہیں۔ محکمانہ تحقیقات اور استغاثہ کا مقصد دو مختلف اور الگ الگ پہلو ہیں۔ فوجداری مقدمہ کسی ایسے جرم کے لئے شروع کیا جاتا ہے جو کسی فرض کی خلاف ورزی کرتا ہے، مجرم معاشرے کا ذمہ دار ہے یا جس کی خلاف ورزی کے لئے قانون نے یہ اہتمام کیا ہے کہ مجرم عوام کو مطمئن کرے گا۔ لہٰذا جرم قانون کی خلاف ورزی یا عوامی فرائض سے غفلت برتنے کا عمل ہے۔ محکمانہ انکوائری عوامی خدمت کی خدمت اور کارکردگی میں نظم وضبط کو برقرار رکھنے کے لئے ہے۔ لہٰذا یہ مناسب ہوگا کہ انضباطی کارروائی جلد از جلد کی جائے اور اسے مکمل کیا جائے۔ لہٰذا یہ مناسب نہیں ہے کہ کوئی بھی رہنما اصول غیر لچکدار قواعد وضع کیے جائیں جن کے تحت مجرم افسر کے خلاف فوجداری مقدمے کی سماعت تک محکمانہ کارروائی پر روک

لگائی جا سکتی ہے یا نہیں ۔ ہر معاملے کو اس کے اپنے حقائق اور حالات کے پس منظر میں غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ محکمانہ تحقیقات اور فوجداری مقدمے کی سماعت کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی جب تک کہ فوجداری مقدمے میں الزام سنگین نوعیت کا نہ ہو جس میں حقائق اور قانون کے پیچیدہ سوالات شامل ہوں ۔ جرم سے مراد عام طور پر عوامی حقوق کی خلاف ورزی ہے، جیسا کہ فوجداری قانون کے تحت قابل سزا محض نجی حقوق سے الگ ہے ۔ جب فوجداری جرم کا ٹرائل کیا جاتا ہے تو یہ ثبوت ایکٹ کی دفعات کے تحت بیان کردہ ثبوت کے مطابق جرم کے ثبوت کے مطابق ہونا چاہئے، اس کے برعکس محکمانہ تحقیقات کا معاملہ ہے ۔ محکمانہ کارروائی میں انکوائری کا تعلق متعلقہ قانونی قواعد یا قانون کے تحت بیان کردہ بدسلوکی کے لئے سزا دینے کے لئے مجرم افسر کے طرز عمل یا اس کی ذمہ داری کی خلاف ورزی سے ہے ۔ ثبوت کے سخت معیار یا ثبوت ایکٹ کے اطلاق کو خارج کر دیا گیا ہے، یہ ایک طے شدہ قانونی پوزیشن ہے ۔ محکمانہ کارروائی میں انکوائری مجرم افسر کے طرز عمل سے متعلق ہے اور اس سلسلے میں ثبوت اتنے زیادہ نہیں ہیں جتنے فوجداری الزام میں جرم میں ہیں ۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ محکمانہ جانچ کو تیزی سے انجام دینا پڑتا ہے تاکہ عوامی انتظامیہ میں کارکردگی کو موثر بنایا جا سکے اور فوجداری مقدمہ اپنا کام کرے ۔ فوجداری مقدمے میں شواہد کی نوعیت محکمانہ کارروائی سے بالکل مختلف ہوتی ہے ۔ پہلے میں استغاثہ کو اپنے کیس کو معقول شک سے بالاتر ثابت کرنا ہوتا ہے جو انسانی طرز عمل کی بنیاد پر ہے ۔ محکمانہ کارروائی میں ثبوت کا معیار فوجداری مقدمے جیسا نہیں ہے ۔ ثبوت بھی ثبوت ایکٹ کے معیاری نقطہ سے مختلف ہیں ۔ محکمانہ جانچ میں درکار ثبوت ثبوت ایکٹ کے ذریعہ باقاعدہ نہیں کیے جاتے ہیں ۔ ان حالات میں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا محکمانہ تحقیقات کسی فوجداری مقدمے میں مقدمے کی سماعت کے دوران مجرم کے دفاع میں سنجیدگی سے اثر انداز ہوں گی ۔ یہ ہمیشہ حقیقت کا سوال ہے کہ ہر معاملے میں اس کے اپنے حقائق اور حالات پر منحصر ہے ۔ اس معاملے میں، ہم نے دیکھا ہے کہ الزام حادثہ اور اس کی روک تھام کی پیش گوئی کرنے میں ناکامی ہے ۔ اس کا آئی پی سی کی دفعات 304 اے اور 338 کے تحت جرم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے ۔ ان حالات میں عدالت عالیہ نے کارروائی پر روک لگانا درست نہیں تھا ۔

اس کے مطابق اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے، بنا لاگت کے ۔

آر ۔ پی ۔

اپیلوں کی اجازت ہے

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:34
I am the author of this document